اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

سہ حادثۂ ارتحالِ پرملال نونہال باغ جوانی سرو جو بہار کامرانی برخوردار سعادت نشان سید اسمٰعیل صاحب جنت مکان روح اللہ روحہ و نور اللہ مرقدہ خلف الرشید مقبول و مرغوب رب شکور جناب سید رحمت اللہ صاحب مرحوم و مغفور المسمّٰی بہ اسم تاریخی

احباب کو جوں صبا گزرتے دیکھا	گلزار جہاں سے کوچ کرتے دیکھا
اسنے نہ دیا کسی ہوا خواہ کا ساتھ	جو مرتے تھے اسپہ انکو مرتے دیکھا

ترانۂ حسرت
تاریخ رحلت
۱۳۲۳ھ

دنیاے دنی کو باغ فانی سمجھو	سب عیش و نشاط کو کہانی سمجھو
ہمشکل حباب ہے حیاتِ عاری	ہر نقطہ ہے جاے نکتہ دانی سمجھو

مصنفہ فرحت ترچناپلوی سابق اردو پروفیسر مدرسہ ایس پی جی
و خلف الصدق حضرت خوشگو مدظلہ العالے

حسب تحریک بلبل بوستان فضل و کمال ہماے اوج دولت و اقبال عزیز القدر عزت مظہر سعادت نشان برادرم سید عثمان صاحب انسپکٹر اطال اللہ عمرہ و زاد اللہ قدرہ ساکن مہرہ

مطبوع مطبع نافع الاسلام بلدۃ المدراس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا واقعہ ہے ایک جہان تشنۂ غم ہے آج
دل ہر شجر کا تودۂ تیر الم ہے آج
خندان ہر رنگ گل تھا جو گل چشم نم ہے آج
اطفال زمین پہ چرخ تھا کہان سنبل ہے آج

شور و بکا سے نوحون مین عالم نشور کا
ظل بلیغ مردون کو ہے نفخ صور کا

کیون ہر ولی سی روئی گلستان پہ چھائی ہو
ہر شاخ گل نے کس لیے گردن جھکائی ہو
وحشت کی کون بات صبا نے سنائی ہو
منھ پہ ہر اک شگوفہ کے اڑتی ہوائی ہو

کس نونہال باغ جوانی کا غم ہے آج
بزم عزا سے کوئی گلستان نہ کم ہے آج

گل کا جگر ہے چاک تو ہے غنچہ تنگ دل
اہل روش ہر روش پہ نخل ہین استادہ منفعل
ہر وقت دھاڑ ے جو ڑ یے ریحان مشتعل
بیٹھے چمن مین ہونے کو ہے سرو پا بگل

ملتا ہے پتے پتے سے گل کھانیکا پتا
نکل گل سے بوے غم نکل آتی ہے جا بجا

سوسن ہے ساکت اور بنفشہ ہے سوگوار
صد برگ دل فگار ہے اور لالہ داغدار
دل سے چنار کے نکل آتے ہین کیون شرار
شبنم بصد ملال ہے ہر رات اشکبار

روتی ہے نرگس آنکھونکو عین شباب مین

سنبل کا بال بال ہے کیون پیچ و تاب مین

بلبل سنا رہی ہے جو اُن غم کی داستان	ہین طوطیان سنا رہی قصے اُن پہ نوحہ خوان
قمری اور کبک بہم کرتے ہین فغان	ہر شام شام ناوک غم سے ہے خم جہان

کوئل پہ دور رنج سے جب کوک اٹھتی ہے
سامع کے جان و دل مین جو یہین ہوک اٹھتی ہے

نگرا رہی ہے سر لب دریا صنع موج آب	بادل اٹھا ہوا ہے سر سے کفن کس لئے حباب
گرداب غم کا لہرین کھاتا ہے پیچ و تاب	مرغابیون کا آتش حسرت سے دل کباب

جو غم جہان مین بادۂ ماتم کا دور ہے
اس میکدے کے نشہ کا عالم کچھ اور ہے

اہل چمن ہین گرم بکا آج کس لئے	بھرتی ہے آہ سرد صبا آج کس لئے
گل کی ہے چاک چاک قبا آج کس لئے	غنچون کا بھر رہا ہے دل آج کس لئے

ہے کس بہار باغ جوانی کا کوچ آج
کیا ہے مرے برادر جانی کا کوچ آج

یہ گل وہ جس کے بلبل شیدا تھے بھائیان	بلبل یہ وہ تھا مان کا جگر جس کا آشیان
یہ مُل وہ جس کے نشہ کا خواہان تھا دودمان	یہ نشہ وہ نہ جس سے تھے مخمور سر گران

کیا رحمت الٰہ عزیز اک جہان کا تھا
یوسف مگر امینہ کے یہ کاروان کا تھا

بوٹا سا قد وہ جس سے سہی کو تھا انفعال | سوسن زبان و غنچہ دہان اور گل تھے گال
ابرو تھے چرخِ حُسن کے تابندہ دو ہلال | تھا اخترِ یمن سے درخشندہ لب کا خال

زلفون کی لیتی تھی شبِ یلدا بلائیان
پوچھو شبِ فراق سے اُنکی رسائیان

رُخسار تھے کہ گل تھے وہ باغِ سرور کے | یا گوش یا صدف تھے وہ دریائے نور کے
سیمین تھے ساعد اُس کے کہ بازو تھے حور کے | روکش تھے صاف ساق وہ شاخِ بلور کے

ہر عضو اُس کا حُسن کے سانچے مین تھا ڈھلا
نازک بدن تھا گل سے کہین لیک منچلا

کس آب و تاب سے لب و دندان تھے جلوہ گر | گویا کہ دُرجِ لعل مین رخشندہ تھے گہر
کھاتے تھے زہر مہر تھا مرجان کا خونِ جگر | تھی بسکہ نزاکت اُن مین بھری کوٹ کوٹ کر

کیا لکھون وصف مین خطِ دروی پُرآب کا
گویا کرن کے قبضہ مین اک آفتاب تھا

کھاتا تھا اُس کے عارضِ انور سے ماہ داغ | مژگان شعاعِ مہر کا دیتی تھین کچھ سراغ
مخمور آنکھین اُنکی مئے ناب کے ایاغ | دیکھے جو اک نظر رخِ رنگین ہو باغ باغ

سب انگلیان تھین بابِ نزاکت کی تالیان
دونون کلائیان تھین دو صندل کی ڈالیان

حلم و حیا و خلق و مروت مین بے نظیر | جود و نوال و لطف مین اک قلزم خطیر

اور نغمہ سنجیون مین تھا بلبل کا ہمصفیر
شیرینی کلام سے بہتی تھی جوئی شیر

منھ سے سخن نکلتے تھے یا پھول جھڑتے تھے
بن بن کے طایرانِ چمن سب بگڑتے تھے

فرخ سیر تھا اور سعادت شعار تھا
عاقل تھا ہوشیار تھا اور ذی وقار تھا
فضل و ہنر یہ روز و شب از بس نثار تھا
تھا علم شکل شمع وہ پروانہ وار تھا

آثار ناصیہ سے ہویدا شعور کے
مداح اُس کے لوگ تھے نزدیک و دور کے

جوشِ شباب سے دم رفتار بانکپن
بھولیگا دیکھکر اُسے کبک دری چلن
ہر آن وہ زیب جسم معطر تھا پیرہن
قیمت تھی تار تار کی تاتار اور ختن

شکلِ زمانہ جو ڑبے بدلتا تھا وہ عجیب
معلوم تھا نہ ہوگا اچانک کفن نصیب

چھب تختی تھی درست مسین بھیگنے لگین
شادی کی والدہ کو ہوئی فکر دلنشین
عمِ بزرگوار کی دختر تھی مہ جبین
خورشید برج جاسے ہونیکو تھی قرین

تاریخ بھولتا ہون مین دلہا کے بیاہ کی
شاید کہ شانزدہ تھی وہ ذی الحج کے ماہ کی

تیاری بیاہ کی لگی پھر ہونے دمبدم
تخمینہ تھا ہزار کی لاگت کا بیش و کم
دعوت کے چار سمت مین نامے ہوے رقم
احباب سارے آکے ہوے جمع اک قلم

شادی کے کرّ و فر سے بہت شاد شاد تھا
تھیں مراد پائی تھیں وہ نامراد تھا

بھائی کو بھی تکلف شادی کا تھا خیال — بھائی کے واسطے لیا دلخواہ مول مال
کمخواب بھر و اطلس و زربفت اور شال — ہر اک لباس عمدہ سے عمدہ و بیمثال

جوڑا شہانہ بن گیا نوشاہ کے لئے
خلعت سئے گیا مرے ذیجاہ کے لئے

کوٹھا نکاح کے لئے اک طرفہ تر بنا — فانوس جھاڑ شیشہ آلات سے سجا
دیوار گیری ہانڈیاں قندیل جابجا — فرش مشجر اُس میں تھا پر لطف اک بچھا

گل کاریوں سے گلشن رضوان کا تھا سماں
وہ روشنی کا ٹھاٹھ کہ قربان تھی کہکشاں

لکھتا ہے حال غم کا بیان سے دبیر غم — ہاتھ آئیگی نہ دہر میں ایسی نظیر غم
سب انبساط چھوڑ کے ہونگے اسیر غم — لاکھوں جگر کو چیر کے گزرینگے تیر غم

جوں شانہ اہل بزم کا دل چاک چاک ہو
صبر و قرار و ہوش و خرد زیر خاک ہو

صد حیف ہلدی اُسکو سر شام جب لگی — بجتے تھے شادیانے مبارک کی دھوم تھی
رخصت جو آئے تھے انہیں کھانا کھلا کے گئی — نوشہ نے بھی وہ کھائی غذا تھی جو آخری

ہلدی کی تھی امنگ جوانی ترنگ پر

اُسکو خیال تھا نہ زمانے کے رنگ پر

افسوس صبحدم اُسے ہچکی ہوا نمود ۔ با داغِ دل وہ باغ سے گھر مین کیا ورود
ہیبت سے رنگ زرد ہوا اور لب کبود ۔ لاکھون علاج ہوتے تھے پر کچھ ہوا نہ سود

جون جون دوا پلاتے تھے اسہال ہوتے تھے
احباب سارے فکر سے بیحال ہوتے تھے

انگریزی اور مصری ہو جمع سب طبیب ۔ نسخے تراشے ایک سے اک عمدہ و عجیب
صد حیف ایک سے بھی صحت ہوئی نہ نصیب ۔ وعدہ وصالِ یار کا پہونچا تھا عنقریب

تقدیر کے مریض کو تدبیر کیا کرے
عیسیٰ بھی اِس مین چرخ کے گر حل دوا کرے

چلتی تھی دکھی یاس کی منزل مین جب زبان ۔ راہِ امید اُسکو بتاتے تھے ہمرہان
طاقت تھی طاق ضبط کا عنقا تھا نامِ اُن ۔ مان اور بھائیان سرِ بالین تھے خون فشان

ہر دم خلق تھا جوش پہ اور اضطراب تھا
سیرِ جنان کے شوق مین پا بر رکاب تھا

شب گذری اور ہو گئی صبحِ غم آشکار ۔ دردِ شکم سے ہو گیا بیتاب و بیقرار
بھڑکا دیا تھا مجمرِ دل عشق کا شرار ۔ ای وای شکل شمع پگھلتا تھا جسمِ زار

ظاہر مین ذکر دردِ زبان العطش کا تھا
دل مین مگر تھا شوق شرابِ وصال کا

کملا گیا تھا درد سے وہ پھول سا بدن | تھی جسکی رنگ روپ کی شہرت چمن چمن
دنیا کی ترشیون سے تھی پیشانی پر شکن | گویا کہ ایک نور کا دریا تھا موجزن،

متوالے کو جو متلی ہوی غش سا آگیا
اوضعف جام وصل کا مژدہ سُنا گیا

افسوس نازنین وہ ہوا نزع سے نڈھال | جس سے خجل تھا بدر وہ آخر ہوا ہلال
جھپکی جو آنکھ آگیا حورون کا کچھ خیال | باغ جنان کو اس نے کیا حیف انتقال

نوشہ ہوا جو داخلِ عشرت گہِ عدم
بٹنے لگی عزیزون مین فوراً شرابِ غم

ہے ہے جہان سے غیرت سرو جنان گیا | ہے ہے جہان سے فخر دو خانمان گیا
ہے ہے جہان سے راحتِ روح وروان گیا | ہے ہے جہانِ پیر سے ایک نوجوان گیا

لاکھون تھین حسرتین دل ناکامیاب مین
ہے ہے جوان یہ لٹگیا عین شباب مین

اٹھ اٹھ آنسوؤن سے خویش اور احباب روتے تھے | صبر و قرار پیٹ کے سر لاکھون کھوتے تھے
ہیہات زندگانی سے سب ہاتھ دہوتے تھے | رو رو کے اشک خون مین سر اپنے ڈبوتے تھے

شادی کے گھر مین شور قیامت ہوا بپا
عشرت کدہ بنا تھا جو ماتم سرا ہوا

ماتم مین والدہ کا کرون وای کیا بیان | ق | لب خشک چاک سینہ جگر خستہ تفتہ جان

تھا دل فگار چشم سے تھی جوی خون روان | لاش پسر پہ کہتی تھی سر پیٹ کر ہر آن

دلہا بنا کے دیکھون گی مین آرزو یہہ تھی
گور و کفن جنازہ تھا تقدیر مین تری

بیٹا مین تیری مرگ جوانی کا غم کرون | دولت کی یا زوال نشانی کا غم کرون
یا جنس حسن کی مین گرانی کا غم کرون | یا تیری طرز سحر بیانی کا غم کرون

منھ موند سے جاتے ہو کہو پیارے کب آؤ گے
قربان جاؤن گی مین جو پھر منھ دکھاؤ گے

نالان تھی بھائی بھاوجین تھین زار اور زبون | تھا لب پہ نالہ دل مین طپش چشم غرق خون
روتے تھے ہو کے فکر کے زانو پہ سرنگون | جیتے جی حشر ہو گیا برپا تھا کیا لکھون

کیا دوستون کا ذکر تھے دشمن بھی اشکبار
اس واقعہ سے شیخ و برہمن تھے غمگسار

دلہن کے دل مین درد یہ لیتا تھا چٹکیان | کچھ شرم سے نہ کہتی تھی پر دل سے نوحہ خوان
دلہا پہ کرنے صدقے تھی آمادہ اپنی جان | ہنگام نو بہار مین کیا آگئی خزان

کربال مین غلغلہ لگایا فلک نے حیف
دونون کو ایک جا نہ بٹھایا فلک نے حیف

ماتم سے سارے شہر مین سناٹا ہو گیا | آتی تھی چار سمت سے رونیکی ہے صدا
سر پیٹتا تھا کوئی کوئی غم سے لوٹتا | اس رنج مین تھے چھوٹے بڑے سارے مبتلا

کوسون پتا نہ چلتا تھا صبر و قرار کا
خرمن پہ کیا اثر ہوا غم کے شرار کا

نوشہ کو غسل دیکے مطلقا بنا دیا
کافور دل کے عطر کا چھینٹا لگا دیا
قسمت مین تھا کفن کا ہی جوڑا پنہا دیا
بہر وصال حوریان تک سجا دیا

شب گشت کے لیے اُسے سب نے دیا سنوار
توسن کے بدلے حیف جنازہ کیا سوار

تھین دوستون کی جائے دل سینہ کوبیان
مشعل کا کام کرتی تھی آہ شرر فشان
تھا لب پہ طرز قوا کے عوض نالہ و فغان
ہر داغ دل کا کم نہین پرچم سے تھا نشان

چارون طرف ہجوم تھا بیم و ہراس کا
کھوے سے کھوا چھلتا تھا حرمان و یاس کا

تڑکا جو نور گھر سے وہ نکلا مہِ تمام
آرام گاہِ گور سجا تھا بہ احتشام
انجم کی طرح لاکھون کا تھا ساتھ اژدہام
نوشاہ کو لٹا دیا اُس مین احترام

ہوتے ہی دفن اہل عزا مین یہ غل مچا
حیف ایک لعل درج امینہ کا گم ہوا

صد حیف جور چرخ سے کوئی بچا نہین
کس دل پہ اُس کے ظلم کا صدمہ ہوا نہین
اُس بیوفا سے ہمکو امید وفا نہین
مان ہے وہ کون بیٹے سے اپنے جدا نہین

کیا پیر کیا جوان یہ مارا ہے سب کے ساتھ

گردون کا کوئی وقت پکڑتا نہین وہ ہاتھ

آگے رقم نہ مجھ سے ہوئی داستانِ غم
کاغذ ہے خشک لب ہے زبانِ قلم قلم
دور و دراز کا ہے سفر زادِ راہ کم
غم سے کمیتِ طبع کا اُٹھتا نہین قدم

عمر ابنی عمرِ خضر علیہ السلام ہو
ہرگز نہ یہ ترانۂ ماتم تمام ہو

یا رب ہر اک کو تیری عنایت نصیب ہو
اور اُس جوان کی روح کو راحت نصیب ہو
غمخواران کو صبر کی طاقت نصیب ہو
تسکین کی بھائیون کو ہدایت نصیب ہو

فرحت کی ہر دعا کو اجابت خدا کرے
زندون کو صبر مردون کو رحمت عطا کرے

قطعۂ تاریخ رحلت برادر مرحوم و مغفور از مصنف

واحسرتا فلک کا عجب انقلاب ہے
صحت جسے نصیب تھی کل آج ہے علیل
اصلا وہ رنج مین نہین دیتا کسی کا ساتھ
پامال اُس سے مُردہ ہین اور زندہ ہین ذلیل
کیا تنگ تر مقام ہے مہمان سرائے دہر
آتا ہے اک اِدہر اُدہر اک عازمِ رحیل
صد حیف سائرِ عدم آباد ہو گیا
باغِ جہان سے شکلِ صبا سید اسمٰعیل
ذہن و ذکا و فہم و فراست مین بیمثال
جرأت مین بے نظیر تھا ہمت مین بیعدیل
تصویر خاک کی تھی کہ پتلا تھا نور کا
سب ہوشون مین اُسکا نرالا تھا ڈول ڈیل

انسان فدا تھے حسن پہ طاعت پہ قدسیان — صورت کی تھی سند وہ تھی سیرت کی یہ دلیل
واماندگانِ دہر کا وہ دستگیر تھا — کیون شاہِ دین نہ اُسکی شفاعت کا ہون کفیل
تھا شربتِ وصال سے وہ خشک لب یہان — جنت مین حور اُسکو ملے اور سلسبیل
لاکھون تھے سازِ عیش غم آخر ہوا نصیب — ارمان تھے کثیر مگر عمر تھی قلیل
فرحت ندا یہ غیب سے آئی پئے سن آج — قربانیٔ خلیل ہوئی جانِ اسمٰعیل

رباعی

دنیا سے گزرتا ہے ہر اک پیر و جوان — مطلق وہ یہ پابندِ امیدِ دل و جان
دونون نہ ہون ہمگام سفر مین فرحت — دوش اُس کے سبک اِس کے تو بارِ گران

رباعی

جاتے ہین گل و غنچہ جب آتی ہے خزان — دل تنگ یہہ راہی ہے تو وہ خندہ کنان
ہمرتبہ نہ دونون ہون سفر مین فرحت — رکھتا ہے وہ زر اسکی گرہ مین ہے کہان

رباعی

مرتے ہین جوان و پیر دونون باہم — ناکام یہہ کام اُس کے سارے محکم
دونون کا سفر ہو کب مساوی فرحت — ساتھ اُس کے نشاط اِسکے ہمراہ ہے غم

تمت

مطبع نافع الاسلام ہی روڈ ٹرملکھری مدراس

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

مسدس واقعۂ انتقال پر ملال عارج معارج جاہ وحشم ناہج مناہج جود وکرم مقبول بارگاہ رب المشرقین شیفتۂ جمال رسول الثقلین منبع البرکات مجمع الحسنات حامد او حامد جناب حاجی محمد حیات صاحب غفر اللہ الصمد ـ المسمیٰ باسم تاریخی

دایم نہ کسیکو سیر کرتے دیکھا	غنچے کی طرح گرا و بھرتے دیکھا
جب ہوتے ہیں صرصر اجل سے دوچار	اس باغ سپنج سے گذرتے دیکھا



تشنگی ہیں خیر و تشر میں دو کام	صانع کو ملیگا حسب صنعت انعام
فرحت ہو اگر حکم قضا سے معزول	تا حشر مٹے نہ دفتر دہر سے نام

ملنے کا پتہ

جناب محمد مولانا صاحب ـ بباغ تحصیلدار صاحب ـ موتی چالہ روڈ

مدرہ

در مطبع نافع الاسلام ـ کوچہ رضا خاں ـ مونٹ روڈ ـ مدراس

قطعۂ تاریخ رحلت جناب حاجی محمد حسن صاحب روح اللہ روحہ و نور اللہ مرقدہ

برسبیل اعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکوم سب ہین حاکم مطلق ہی اسکی ذات
بندے کی کیا چلیگی خدا کے امور مین

ہر واقعہ ہے حسبِ قضا و قدر وقوع
نقص آسکے کیا مجال ہے حکم حضور مین

لاکھون ہین آتے جاتے سفید و سیاہ رو
لیکن ہے اختلاف لیال و سحور مین

شیطان سیر ہے کوئی ہے کوئی ملک خصال
ہے فرق آسمان و زمین نار و نور مین

ظلمت مین باخود ایک ضلالت کے غرق نیل
منزل پہ بیخود ایک تجلی طور مین

پاتے ہین حسب فعل جزا سارے نیک و بد
آسودہ کوئی کوئی سسکتا ہے گور مین

ہے عندلیب جان کو ہوائے گل جنان
دامان و جیب الجھے ہین خار قصور مین

اسکو بشر نہ کہئے کہ منسوب ہے بشر
افعال خیر آئے نہ جس سے ظہور مین

بچھوایا جس نے فرش مشجر بسجدہ گاہ
مسند نشین وہ ہوگا جنان کے قصور مین

صائم کو جس نے ساغر شربت عطا کیا
کوثر پئے گا بیٹھ کے وہ چشم حور مین

روشن کیا ہے جس نے بدل خانہ خدا
روح اوسکی ہوگی خلد کی قندیل نور مین

مفلس اگرچہ مین تھوڑی عنایت بھی ہے بہت
نفع قریب کھو دین نہ امید دور مین

نامِ نکوِ جناب محمد حیات کا
تا حشر ہو گا زندہ سنین و شہور مین

ہی شکرِ ہمت آج وہ منزل پہونچ گیا
اپنا لٹا کے قافلہ راہِ شکور مین

ہمعصر سیکڑون تھی نہ ہمرتبہ تھا کوئی
جود و سخا و صدق و صفا و شعور مین

زاہد یہ وہ کہ متقیانِ گزشتہ کی
روحین پھڑکتی رشک سے ہونگی قبور مین

یک عمر گیتا زرہ مستقیم تھا
مشکل نہ پلصراط کی ہوگی عبور مین

روشن کیا تھا قلب خدا سے لگا کے لو
روشن رخ اوس کا کیون نہو قلب نشور مین

میزانِ اعتدال بہر حال تھا مزاج
پلے بلند و پست نہ رنج و سرور مین

کیا کیا ملا نہ ہوگا صلہ ہر صفت اسکو یہ
پہنچا ہے بندہ آج خدا کے حضور مین

۱۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا واقعہ ہے ایک جہان غمکسار ہے — ہر چشم اشکبار جگر داغدار ہے
دل مثلِ برق سینہ مین کیون بیقرار ہے — سارا زمانہ کس لیے اب سوگوار ہے
آہِ رسا کا اسقدر اٹھا دھوان ہوا
یک اور آسمان تہِ آسمان ہوا

ہر رنگِ گل ہے ناوکِ غم سے جگر فگار — ہمشکل سم ہے آب خورش سبکو ناگوار
ہر اک کی جان ہے آٹھ پہر فکر سے دوچار — جیبِ شکیب مین کوئی باقی رہا نہ تار
امید آگے یاس کے کیون کانپ جاتی ہے
مانندِ بید مجنون خرد تھرتھراتی ہے

نرگس کی چشم کسلیے ہے آج اشکبار — سنبل کا دل ہے چاک تو لالہ کا داغدار
کس فکر کی دُھن مین دُھنتے ہین سرو جوئبار — مصروفِ نالہ آج ہین مرغانِ سبزہ زار
بھرتی ہے صبحدم دمِ سرد اِندنون صبا
گلشن مین بھی ہے بزمِ عزا کا سمان بندھا

سر ہے کسیکا زانو پہ سر پر کسیکے خاک — ہر ذی حیات ناوکِ غم سے ہے اب ہلاک
کیا برہمن ہین شیخ بھی دینے کو جانِ پاک — تسبیح پارہ پارہ ہے زنار چاک چاک
دیر و حرم سے رونیکی آواز آتی ہے

کیا غم ہے سنگدل کی بھی چھاتی بھر آتی ہے

آرام و چین آج ہے ہر ایک پر حرام — سو دو مہر عیش ہیں کن جانور کے نام
تاب و توان و صبر نے سبکو کیا سلام — راحت کا کام کر دیا کس رنج نے تمام

شانہ سے شانہ چھلا ہے حرمان و یاس کا
بازار کیا ہی گرم ہے ہم و ہراس کا

مسجد سے آرہی ہے صدا آج کیا ہر آن — یارب یہ اذان کہ لب پہ موذن کے ہے فغان
ہے کیوں رکا خطبہ خطیب آج نوحہ خوان — ماتم یہ کیا ہے روتی ہیں کیونکر مصلیان

یک چشم آب مسجد و محراب ہو گیا
یہ جوش آب اور وہ گرداب ہو گیا

افسوس دور بادۂ عشرت بجا ہے آج — ادبار کی عجیب گھٹا گھر آئی ہے آج
عشرت کدہ بنا تھا جو ماتم سرا ہے آج — پیش از قیامت ایک قیامت بپا ہے آج

ماتم نہ ہو یہ اور کسی کی ممات کا
غم ہو تو ہو جناب محمد حیات کا

یہ وہ خدا خوش اس سے رسول خدا تھے خوش — بیگانے خوش یگانے خوش اور اقربا تھے خوش
دشمن خوش اور خویش تھے خوش اور گدا تھے خوش — ہمسایہ خوش غریب خوش اور اغنیا تھے خوش

برسا یہ کس مقام پہ ابر سخا نہ تھا
شاداب کس کا باغ تمنا ہوا نہ تھا

عابد یہہ وہ کہ دل سے عبادت مین مشتغل
ساجد یہہ وہ کہ جس سے ملائک تھے منفعل

زاہد یہہ وہ کہ زُہد سے زہّاد تھے خجل
شاہد یہ وہ کہ شیفتہ مشہود کا بدل

یہ خاک کا سرشتہ فرشتہ خصال تھا
گو لفظ تھا حقیر پہ معنی پہ دال تھا

یہ وہ کریم غرقِ عرق جس سے تھا سحاب
یہ وہ قسیم ایک جہان جس سے فیضیاب

یہ وہ نسیم جس سے بچی جانِ شیخ و شاب
یہ وہ حریمِ دشمنِ غم کا تھا جو حجاب

مزرع یہہ وہ کہ سب کس و ناکس تھے جس سے سیر
منبع یہ وہ کہ پیتے تھے پانی گوزن و شیر

یہ وہ شجر کہ جس مین امارت کا تھا ثمر
یہ وہ ثمر کہ جس مین حمایت کا تھا اثر

یہ وہ اثر کہ جس مین کفالت کا تھا ہنر
یہ وہ ہنر کہ جس مین سخاوت کا تھا گزر

خرمن یہ وہ کہ جسکی تھی یک خوشہ چین جہان
دامن یہ وہ کہ جس سے غریبون کو تھی امان

گل یہ وہ تھا نہ نام کو پہلو مین جس کے خار
بلبل یہ وہ کہ جس پہ ہزارون تھی جان نثار

مل یہ وہ جسکا منعم و مفلس کو تھا خمار
سنبل یہ وہ کہ پیچ مین ہر اک تھے سو بہار

خاتم یہ وہ کہ دیوِ فلاکت تھا جس سے رام
مرہم یہ وہ کہ زخمِ جگر پائے التیام

ہوگا یہان سے فاش یہ رازِ نہانِ غم
ہو گئے جگر کے پار ہزارون سنانِ غم

لاکھون نے کہلائیگا گل گلستانِ غم   سبکو کہیگی بلبلِ دل داستانِ غم

سامع کا دل برنگِ گل اب چاک چاک ہو
صبر و قرار ہوش و خرد زیرِ خاک ہو

پیرِ فلک سے تجربۂ خام سے پکا   مونھ اور جگر تھا عابد ہشتاد سال کا
چھوٹا زبان کا ساتھ بتدریج ذائقا   دھونا غذا سے ہاتھ پڑا او مصیبتا

ہونے لگی ترقی تنزل کو روز و شب
مصروف ہجر راحت و مشغول مد تعب

جاری ہوئے علاج تر و خشک صبح و شام   بادام پستہ چورنسے صرف اسکو تھا نہ کام
عنّاب سیب فالسہ انگور جام خام   شربت ہر ایک میوہ کا ہونے لگا قوام

حلوا بنا دوا بنی سرکنگبین بنی
سب کچھ بنا بنی پہ وہ قسمت نہین بنی

دو سال اس مرض مین تھا صد حیف مبتلا   لاکھون علاج ہوتے تھے کچھ بھی ہوئی نہ تھی شفا
دل مین جو آیا جس کے وہ نسخہ بتا دیا   کوئی نہ جانتا تھا مرض ہے یہ لا دوا

تقدیر کی بگاڑ کو تدبیر کیا کرے
عفریتِ مرگ کو کوئی تسخیر کیا کرے

شکلِ زمانہ پایا طبیعت نے انقلاب   کھاتا تھا بدلے کھانے کے پیچش سے پیچ و تاب
جاتا تھا دن مین پیچ نہ آتا تھا شب مین خواب   تھا بیقرار فرش پہ جون آگ پر کباب

بارے ہوا افاقہ جو تھا ضعف سے نڈھال
تھا بدر لاغری سے وہ آخر ہوا ہلال

اس حال میں دعا لب و وردِ زبان پر
جو پائے سجدہ گر تھا عصا کے سہارے پر
پانچوں ہی نمازیں مسجد میں پڑھتے اپنی جب گھر پر
تھا شوق اذان کا دل میں بے چین تھا بے تاب

مسجد میں حسبِ عادت راست زدہ ہو کے
سب کوئی نماز نہ اپنی قضا ہو گئی

اٹھا تو ضعف نے کیا آکر مصافحہ
اور پیش پیش ہجوم تھا حرمان و یاس کا
نکلا تو خیر باد سے مسجد سے کہہ دیا
گھر میں بخار نے کیا آکر معانقہ

گویا تھا ایک آگ کا پرکالہ سر بسر
ممکن نہیں تھا ہاتھ لگانا بھی جسم پر

رنج و قلق سے جمع بہم ہوش منتشر
دل میں طپش جگر میں خلش سر کہ جبہ پر
لب خشک رنگ زرد دمِ سرد ختم
ناگاہ حیف ہو گئی جان عازمِ سفر

دم میں غروب مہر لب بام ہو گیا
آغاز کو حیات کے انجام ہو گیا

ہے ہے جہان سے خلق کا مشکل کشا گیا
ہر ہے جہان سے حاجی حاجت روا گیا
ہے ہے جہان سے یادِ شاہ و گدا گیا
ہر ہے جہان سے عاشق ربّ العلا گیا

ساقی جو تھا وہ بزم سے روپوش ہو گیا

لہ پیشانی ۱۲

ہر ایک شمارِ حزن سے مدہوش ہو گیا

اسلام کا جو ایک تھا رکن رکین گیا — جو آسمان شکوہ تھا زیرِ زمین گیا
تھا کشورِ شکوہ کا جو مسند نشین گیا — خواہانِ سیرِ باغ تھا جو علیین گیا

قطرہ جو تھا وہ بحر سے دم بھر میں ملگیا
بلبل جو دور گل سے تھا وہ متصل گیا

بھائی کے غم میں بھائی تو جان اپنی کھوتے تھے — لڑکے غمِ پدر میں مونھ آنسو سے دھوتے تھے
داماد دونوں اشک کی جا خون روتے تھے — احباب سارے چشم سے موتی پروتے تھے

پوچھو نہ مجھسے قصر میں کہرام کیا ہوا
سب بی بیوں پہ حادثۂ کربلا ہوا

مسجد زبانِ حال سے کہتی تھی وہ کہاں — کرتا تھا مجھپہ صدق سے قربان جو اپنی جان
مجھکو کیا تھا حجلۂ عروسی کا بیگمان — ق — قندیل و فرش سے تھی نئی غیرتِ جنان

مین ایک مرجسسے تھی خوش مجھسے تھا جو خوش
حیف اب گیا وہ چھوڑ کے مجھکو بہ کشمکش

فرشِ مکلف آج بچھائیگا مجھ مین کون — تا صبح حیف شمع جلائیگا مجھ مین کون
کھانا مسافروں کو کھلائیگا مجھ مین کون — افطار سائلوں کو کرائیگا مجھ مین کون

سجوا سے کون پھر مجھے قدر و برات مین
اسکا سہارا تھا مری ہر ایک بات مین

کس شے سے اسکی ہمتِ عالی کو دون مثال — چرخِ بریں کو روبرو جسکے تھا انفعال

آگے تھی جو انکو سکۂ زر پارۂ سفال ۔۔۔ بستے تھے جو گدا شہر میں تھے ہو گئے نہال

ہر ناتوان کو لطف سے زیر بار کر دیا
ہر تیرہ بختی کو سفید مہر کر دیا

مجھ سے رقم کب اسکی سخاوتکا ہو بیان ۔۔۔ ہو گئی بھڑکتی گور میں حاتم کی جیسے جان
خیرات میں لٹا دیا یک گنج بیکران ۔۔۔ ادنی یتیم ہو گیا قیصر کا ہمعنان

یک جھمگٹا تھا سائل دولت پہ صبح و شام
صدقا تیون کا بار تھا بڑا علے الدوام

خلق و وداد و رفق میں یکتا تھا ذو وقار ۔۔۔ حلم و شکیب و صبر میں ایوب روزگار
تقوی و زہد و ورع میں انس ملک شعار ۔۔۔ جود و نوال و لطف میں دریا بے کنار

اوصاف جتنے چاہیئے سب جمع تھے بہم
وہ مجمع صفات تھا کیا ہی نکو شیم

ہر دم تھا محو عشق خدا عشق مصطفے ۔۔۔ دونون کے نام پاک پہ سو جان تھا فدا
بینی سے وقت غسل روان خون ناب تھا ۔۔۔ دونون کے تیر عشق کا تو وہ تھا دل بنا

نخل خدنگ عشق کا گل طرفہ کھل گیا
دل کو شہید کرکے شہیدون میں ملگیا

ہرگز نہین کیا تہا کسی فرض کو قضا ۔۔۔ صوم و صلوۃ و حج و زکوۃ اسنے کی ادا
پابند بند حکم خدا و رسول تھا ۔۔۔ باہر نہ قید شرع سے اسنے قدم رکھا

راضی ہر امر مین تھا خدا کی رضا کے ساتھ
چین بر جبین ہوا نہ قدر نے قضا کے ساتھ

ہر پنجشنبہ مین تھی زیارت قبور کی ۔ ہوتی نہ سد راہ تھی کچھ فکر دور کی
منظور جان بندہ خوشی تھی حضور کی ۔ امید راہبر تھی عطاے غفور کی
ہوتا تھا ہمرہون کے وہ اسطرح ہمرکاب
ہو جلوہ گر ستارونمین جسطرح ماہتاب

شایق ہزار جان سے سحر کی اذان کا تھا ۔ جا گیر دل مین شوق نوای جنان کا تھا
پیش از اذان وہ صبح مین قاری قرآن کا تھا ۔ جویاے وصل شاہد کون و مکان کا تھا
جز یادِ حق لیا نہین بیکار کوئی دم
بے یادِ دم اخیر تک ایسا ہو وہ قدم

فضل خدا سے خضر کی گر عمر پائین ہم ۔ کیا ہے مجال حال عبادت کرین رقم
تھی چشم خوفِ حق سے ہمین نمازنم ۔ گر تھی خوشی وصال کی گہ ہجر کا الم
مسلک دیا نہ ہاتھ سے امید و بیم کا
سالک تھا یہ عجیب رہِ مستقیم کا

۴ ۲ ۳ ۱
ہجری ہزار و سہ صد و بست و چہار سال ۔ اور غرۂ ربیع اول مین پس زوال
تھا روز پنجشنبہ کیا وہ نکو خصال ۔ اس گلشن سپنج سے جنت کو انتقال
قبل از نماز جمعہ وہ مدفون ہوگیا

گنج خطیر سب نے دیا خاک مین چھپا

اللہ کی۔ روح پاک پہ رحمت نصیب ہو
اُس تشنہ لب کو شربت رویت نصیب ہو

محشر مین شاہ دین کی شفاعت نصیب ہو
حور و قصور و کوثر و جنت نصیب ہو

فرحت اس التجا کو اجابت خدا کرے
اُسکو غریق بحر عنایت خدا کرے

قطعۂ تاریخ رحلت جناب مرحوم و مغفور از مصنف

حاجی محمد حیات حیف ز دنیاے دون
نعرۂ لبیک زد گشت چو داعی ممات
فرحت مغموم شد چون متلاشی فلک
سن بہ جنان رفت گفت حاجی محمد حیات
۱۳ ۲۴

ملنے کا پتہ

جناب محمد مولانا صاحب۔ منی سالے روڈ۔ باغ تحصیلدار صاحب۔ مدرہ

مطبوعہ مطبع نافع الاسلام مدراس